© rasailojaraid.com

فقیہ الامت شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ

پروفیسر خورشید احمد

عربی کا مقولہ ہے کہ عالِم کی موت دراصل عالَم کی موت کے مترادف ہے (موتُ العَالِمِ موتُ العَالَمْ)۔ یعنی ایک عالِم کے اٹھ جانے سے گویا دنیا سونی و تاریک ہو جاتی ہے۔ جن نفوس قدسیہ کی موت پر یہ مقولہ صادق آتا ہے ان میں بلاشبہ فقیہ امت شیخ مصطفیٰ احمد زرقا کا شمار ہوتا ہے جو ریاض (سعودی عرب) میں ۳ جولائی ۱۹۹۹ کو اس جہاں رنگ و بو میں ۹۵ سال گزار کر اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا للّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

الاستاذ الفاضل شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ سے مجھے دو نسبتوں سے ربط و تعلق کی سعادت حاصل رہی۔ سب سے پہلے ان سے جمعیت کے اس دور میں ملاقات ہوئی جب وہ احتفال العلماء کی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لیے مفتی امین الحسینی، شیخ مصطفیٰ سباعی اور شیخ محمد المبارک کے ساتھ شرکت کے لیے تشریف لائے اور کراچی میں ایک ہفتہ سے زیادہ قیام فرمایا۔ وہ اس وقت شام کے وزیر عدل تھے۔ ڈاکٹر سعید رمضان کی معیت میں ان تمام اکابر کے ساتھ ہاکس بے پر ایک دن گزارنے کا موقع بھی ملا۔ ان کو علمی مباحث، نجی محفل اور ہلکی پھلکی گفتگو، ہر رنگ میں دیکھنے کا موقع ملا۔ پھر ۱۹۵۸ میں پنجاب یونی ورسٹی میں جو علمی مذاکرہ (colloquium) ہوا، اس میں شیخ زرقا تشریف لائے۔ شیخ ابوزہرہ بھی اس میں شریک تھے۔ اس موقع پر ان کے ساتھ کئی دن گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد درجنوں بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمی ناروں میں ان کے ساتھ شرکت کا موقع ملا۔ یہ سلسلہ ان کے انتقال سے چند سال پہلے تک جاری رہا۔

ان سے دوسری نسبت ان کے فاضل بیٹے اور میرے عزیز ترین دوست اور ساتھی ڈاکٹر انس زرقا کے تعلق سے تھی۔ انس سے میری پہلی ملاقات ۱۹۶۹ میں ہوئی جب انھوں نے فلی ڈلفیا یونی ورسٹی سے معاشیات میں نئی نئی پی ایچ ڈی کی تھی اور ڈاکٹر کلین کے لائق شاگرد کی حیثیت سے علمی حلقوں میں روشناس ہو گئے تھے۔ ان سے یہ تعلق ۳۰ برسوں میں گہرا ہی ہوتا رہا اور ان کے والد نے ہر ملاقات میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس طرح شفقت فرمائی جس طرح اپنی اولاد پر فرماتے تھے۔ جہاں دل پر ان کے علمی تبحراور استحضار کا گہرا نقش ہے وہیں ان کی شفقت، پیار اور التفات کی مٹھاس بھی میری یادوں کا بہترین خزانہ ہے۔

شیخ مصطفیٰ زرقاؒ علم و فضل کے ساتھ سادگی، انکسار، حلم، تدبر، پاکیزگی، بزرگی اور شفقت کا مجسمہ تھے۔ بات دھیمے انداز میں کرنا، مخاطب کی بات کو غور سے سننا، اور عزت و احترام سے اس سے اختلاف یا اسے رد کرنا، بات بحث و دلیل سے بڑے سلجھے ہوئے انداز میں کرنا جس میں بڑائی کا کوئی شائبہ تک نہ ہوتا تھا۔ انھیں دیکھ کر، ان سے مل کر، ان سے بات چیت کر کے سلف کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ کی آخری بار زیارت جدہ میں ان کے صاحبزادے کے مکان پر ہوئی۔ ثقل سماعت کی شکایت تو تھی مگر حافظہ اسی طرح تازہ اور تابندہ۔ ہر سوال کا برمحل، مدلل اور مربوط جواب اور چھوٹی چھوٹی ذاتی باتوں تک کا استحضار۔ ہم نے سیرت پر ان کی ایک تقریر کا ترجمہ اسلامک فاؤنڈیشن سے شائع کیا تھا، اس پر اپنے تشکر کا اظہار۔ ڈاکٹر ظفر اسحٰق انصاری یونیسکو کے لیے ایک کتاب اسلامی تاریخ پر مرتب کر رہے ہیں جس کے لیے شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ نے ایک باب "فقہ اسلامی اور اس کے مکاتب کی تاریخ" پر لکھا تھا، اس کی اشاعت میں تاخیر کے بارے میں تشویش، اسلامی معاشیات پر ہماری حقیر کوششوں کی حوصلہ افزائی اور ان مساعی کی کامیابی کے لیے دعائیں--- یہ ہیں آخری ملاقات کی کچھ یادیں ؎

کچھ ایسے بھی اس بزم سے اٹھ جائیں گے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ ۱۹۰۴ء میں حلب (شام) کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ احمد زرقاؒ ایک معروف عالم دین اور ان کے دادا شیخ محمد زرقا انیسویں صدی کے شام کے چوٹی کے فقیہ تھے۔ ابتدائی تعلیم دینی مکتب میں ہوئی۔ پھر قدیم اور جدید دونوں تعلیمی سلسلوں سے بھرپور استفادہ کیا۔ الکتاب القرآنی اور مدرسہ ثانیہ شرعیہ سے دینی تعلیم اور مدرسہ الفدیرا اور المدرسہ الوطنیہ سے جدید فرانسیسی تعلیم حاصل کی۔ فقہ، قانون اور ادب میں اعلیٰ تعلیم اور تخصص حاصل کیا۔ مصر کی جامعہ فواد اول (جو بعد میں جامعہ القاہرہ بنی) کے لا کالج سے بھی ڈپلوما حاصل کیا۔ عربی اور فرانسیسی دونوں زبانوں پر مکمل عبور تھا۔ اس طرح قدیم اور جدید اور اسلامی اور مغربی دونوں مآخذ سے استفادہ کر کے فروغ علم کی وہ روایت قائم کی جو ان دونوں روایات کا سنگم ہے۔

شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ نے علمی، تدریس اور تحقیقی میدان میں بھرپور زندگی گزاری۔ ان کی علمی خدمات ۷۰، ۷۵ سال پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا خاص میدان فقہ اسلامی اور سول لا (civil law) تھا لیکن اصول فقہ سے لے کر قانون کے ہر ہر شعبے میں انھوں نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی معرکہ آرا کتاب المدخل فی الفقہ الاسلامی اور الفقہ الاسلامی فی الثوب الجدید ہیں۔ چراغ راہ کے اسلامی قانون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر میں المدخل ہی سے کئی باب ہم نے پیش کیے تھے۔ ان کے علاوہ ان کی اہم تصانیف میں احکام الاوقاف' الاستصلاح والمصالح المرسلہ فی الفقہ الاسلامی' الفعل الضار والضمان فیہ' عقد البیع فی الفقہ الاسلامی' نظام التامین والرای الشرعی فیہ' عقد الاستصناع واثرہ فی نشاط البنوک الاسلامیہ باب تمہیدی لقانون مدنی اسلامی ہیں۔

شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ نے ۱۹۳۳ میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ پہلے حلب کے ثانویہ شریعہ میں فقہ کے استاد مقرر ہوئے' پھر دمشق یونی ورسٹی کے لاکالج میں پروفیسر ہوئے اور ۱۹۴۴ سے ۱۹۶۶ تک جامعہ دمشق میں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۶ سے ۱۹۷۰ تک کویت میں موسوعۃ الفقہ کی تدوین کی رہنمائی کی۔ پھر ۱۹۷۱ سے ۱۹۸۶ تک جامعہ اردن' عمان میں تعلیم و تدریس و تحقیق کی خدمات انجام دیتے رہے۔ او آئی سی کے مجمع الفقہ الاسلامی کی فقہ کونسل کے رکن رہے۔ فقہ کے میدان میں ان کی خدمات کے اعتراف میں ۱۹۸۴ میں شاہ فیصل ایوارڈ ان کو دیا گیا۔ آخری زمانے میں ریاض میں الراجحی بنک کے اسلامی فقہ کے امور میں مشیر رہے اور آخری وقت تک فروغ علم اور تعلیم و تحقیق میں مصروف رہے۔

شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ اپنی علمی سرگرمیوں کے ساتھ شام کی تحریک آزادی' تحریک اخوان المسلمون اور امت مسلمہ کے اتحاد کی کوششوں میں بھی سرگرم رہے۔ دو بار شامی پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ وزیر عدل اور وزیر اوقاف کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ شام' اردن' کویت اور عرب لیگ کی اسلامی سول لا کی تدوین کی کوششوں میں شریک رہے۔ احیاے اسلام اور غلبہ دین کی جدوجہد دنیا میں جہاں بھی ہو' اس کے موید' حامی اور سرپرست رہے۔

بیسیویں صدی کے اگر چوٹی کے ۲۰' ۲۵ علما کی فہرست بنائی جائے تو فقہ کے میدان میں جو گراں قدر خدمات شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ نے انجام دیں ان کی بنا پر اس میں ان کا نام بلاشبہ شامل کیا جائے گا۔ ان کا اصل کارنامہ فقہ کی تدوین جدید اور اصول فقہ کی روشنی میں قرآن و سنت سے بلاواسطہ استفادہ کرتے ہوئے جدید مسائل کے بارے میں اسلام کی ہدایات کی تنقیح و تدوین ہے۔ روایت سے مکمل وابستگی اور احترام کے ساتھ جدید تقاضوں کا ادراک اور اصولوں پر سمجھوتہ کیے بغیر نئے مسائل کا حل تلاش کرنا اور اس میں ندرت اور جدت انھی کا حصہ تھا۔ تفصیلی احکام کے مقابلے میں اصول اور اولیات کی روشنی میں مسائل کو دیکھنے میں انھیں خصوصی درک تھا۔ اس سلسلے میں انھوں نے دلائل کے ساتھ اپنے معاصر علما اور فقہا سے اختلاف بھی کیا ہے اور نئی راہیں بھی نکالی ہیں اور ان کی کچھ اولیات ایسی ہیں جن کو پھر قبول عام حاصل ہوا۔

دور جدید میں اجتہاد کے احیا کی بات تو بے شمار علما نے کی ہے لیکن شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ ان علما میں سے ہیں جنھوں نے اجتماعی اجتہاد اور شورائی اجتہاد کا تصور پیش کیا اور انفرادی اجتہاد اور اجماع کے درمیان آج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے حالات کی روشنی میں ایک نئی راہ دکھائی۔ غیر مسلم بنکوں میں مسلمانوں کی رقوم پر ملنے والے سود کے بارے میں بھی وہ ان اولیں فقہا میں سے ہیں جنھوں نے اسے غیر مسلم بنکوں میں چھوڑنے کے خلاف فتویٰ دیا۔ سود کی اسی شدت سے مخالفت کی جو علماے حق نے کی ہے' لیکن ثواب کی نیت کے بغیر مضطر مسلمانوں کی مدد کے لیے ان بنکوں سے اس رقم کو لے کر استعمال کرنے کا فتویٰ دیا۔ فرد کے لیے سود کی اس رقم کو اپنے اور اپنے خاندان پر استعمال کرنا اسی طرح حرام رہا البتہ کافروں کے ہاتھوں میں اس کا چھوڑنا انسانی نگاہ میں ایک بڑا مفسدہ ہے اور اس رقم کو اضطراری حالت میں مبتلا مسلمانوں پر صرف کرنا اولیٰ ہے۔ انشورنس حتیٰ کہ لائف انشورنس کے بارے میں بھی شیخ زرقا کی رائے منفرد تھی۔ اب اس کی تائید میں آرا بڑھتی جا رہی ہیں تاکہ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ موجودہ معیشت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تکافل اجتماعی کا نہیں بلکہ شخصی تکافل کا نظام بھی مرتب کیا جاسکے۔ جدہ سے احرام باندھنے کے سلسلے میں بھی شیخ زرقا کا فتویٰ عام فتوے سے مختلف تھا۔ فقہ کونسل' مجمع الفقہ الاسلامی کی رودادوں میں شیخ مصطفیٰ زرقاؒ کی آرا بڑی تفصیل سے موجود ہیں جن میں انھوں نے ہر بات حزم و احتیاط لیکن دلیل کے ذریعے بیان کی ہے' مخالف کی رائے کا احترام بھی کیا ہے لیکن اپنے اختلاف کو بھی بڑی متانت سے بیان کیا ہے۔

علمیت' متانت' شرافت' اعتدال اور توسع یہ شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ کا خاص اسلوب تھا اور وہ ان کے درمیان ایک حسین توازن قائم کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ شیخ مصطفیٰ احمد زرقاؒ کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے' ان کی بشری لغزشوں سے صرف نظر فرمائے' جنت کے اعلیٰ ترین مقامات پر انھیں جگہ دے اور امت مسلمہ میں ان جیسے علما کا سلسلہ تاقیامت جاری رکھے۔ آمین!

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

معرکہ کارگل اور اس کے بعد کے حالات پر ماہ جولائی / اگست اور ستمبر کے اشارات
کتابچوں کی صورت میں دستیاب ہیں

۱۔ معرکہ کارگل : مجاہدین کی فتح اور بھارت کی ہزیمت
۲۔ اعلان واشنگٹن کے مضمرات
۳۔ فیصلے کی گھڑی

دیگر مطبوعات کی تفصیل کے لیے فہرست طلب فرمائیے۔

لاہور : منشورات : منصورہ' ملتان روڈ۔ کراچی : ڈیسنٹ بک پوائنٹ A-57/5 گلشن اقبال

© rasailojaraid.com